گداگری

ام عبدِ منیب

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم وحکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور
0321-4609092

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گداگری

اُمِ عبدِ مُنیب

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم وحکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور
0321-4609092

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظۃ

نام کتاب ______ گداگری
اہتمام ______ محمد عبد منیب
ناشر ______ مشربہ علم وحکمت
اشاعت اول ______ صفر ۱۴۳۱ھ
قیمت ______ 30:00

ناشر: مشربہ علم وحکمت (دارالشکر)
ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: دارالکتب السّلفیہ
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون: 042-37361505

☆ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور
فون: 042-5717843 0300-8880450

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر 8/4-I اسلام آباد۔
فون: 0300-5148847

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ ذُلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاکِبِهَا وَکُلُوْا مِنْ رِزْقِهٖ (الملك: ١٥)

”وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو مسخّر کیا، تم اس کے راستوں میں چلو پھرو اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ پیؤ۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو لوگ گداگری اور بھیک کو پیشہ بنا لیتے ہیں روزِ قیامت وہ اس حالت میں آئیں گے کہ ان کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا۔“

(بخاری، کتاب الزکاۃ: ۱۴۲۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

محنت میں عظمت	11
محنت انبیائے کرام کی سنت	12
گداگری کے انسانی کردار پر اثرات	15
خود کفالت پر تیشہ	15
غیرت وخودداری کی موت	17
نفس پر ظلم	18
ذلت ورسوائی	20
قوتِ معاش میں تعطل	21
قوتِ فکر کا سلب ہو جانا	22
مستقل فقر وفاقہ کے آسیب	23
رذائلِ اخلاق کا شکنجہ	24
صحت کی گراوٹ	24
ہر اک سے خداوندی کی امید	25
سوال کرنے کی اجازت کب؟	25

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال کرنے کی دو اقسام	28
گداگری اور جرائم	31
اغوا	32
جسم فروشی	32
نشہ	33
جوا	33
جاسوسی	34
چوری	34
گھروں میں گھسنے کا ویزا	34
شرکیہ عقائد کا پھیلاؤ	35
گداگری تمام گناہوں کا مجموعہ	37
گداگری کی وجوہات	38
غلط مذہبی عقائد	38
متکبر مال دار	40
اسلامی تعلیمات سے ناواقفیت	42
خیرات دینا اچھا عمل ہے	43

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپاہج اور معذور پر ترس کھانا	44
فال گیری	44
مزار	45
حکومت کی بے توجہی	46
پاکستان میں گداگری	47
گداگری ایک فن	48
گداگری ایک منظم پیشہ	55
گداگری کے مختلف طریقے	57
حکومت کا فرض	58
عوام کا فرض	60
علماء کا فرض	62

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گداگری

اللہ تعالیٰ نے انسان کو خوب صورت اور احسن سیرت و عادات پر پیدا کیا۔ اس کی فطرت میں حیا، خودداری، غیرت، تحفظِ ذات، تحفظِ مال اور تحفظِ ناموس کا جذبہ رکھ دیا۔ لیکن جب انسان شرف و امتیاز کی ان خوبیوں کا گلا اپنے ہاتھوں گھونٹ دیتا ہے تو وہ ذلت وحقارت کی ایسی پستی میں گرتا ہے کہ دنیا کی ہر چیز اس سے گھن کھاتی اور اس کے نام پر نفرین بھیجتی ہے۔

قرآن حکیم اور احادیث میں ایسی تمام بدعادات کا ذکر وضاحت کے ساتھ موجود ہے، جنہیں اپنا وطیرہ بنانے والا پستی کے گڑھوں میں گرتا چلا جاتا ہے، انہی کریہہ عادات میں سے ایک گداگری بھی ہے۔

گداگری دنیا میں کب رائج ہوئی؟ اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا البتہ یہ بات یقینی ہے کہ گداگری نے اس بدبخت کو کوکھ سے جنم لیا جس کے نفس کو شیطان نے یہ دھوکا دیا کہ خودداری کے ساتھ روکھی سوکھی کما کر کھانے کی بجائے لوگوں کی دھتکار اور پھٹکار سن کر رنگا رنگ چیزوں سے جھولی بھرنے میں زیادہ مزا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینِ اسلام عاداتِ فاضلہ کا مؤید ہے اور جو عادات خودداری کے آئینے کو ٹھیس پہنچاتی ہیں ان کا ہر طرح سے سدِّ باب کرتا ہے۔ اسلام میں گناہ سے روک دینے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ گناہ نفسِ انسانی کو ذلیل اور حقیر بنا دیتا ہے۔ اسی لیے فرمایا:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا. (الشمس: ۱۰، ۹)

''تحقیق جس نے اپنے نفس کو پاک رکھا وہ مراد کو پہنچا اور جس نے اسے مٹی میں ملا دیا وہ خسارے میں رہا۔''

اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے اسبابِ معیشت پیدا کیے ہیں، یہ انسان کا اپنا کام ہے کہ وہ تدبیر، محنت اور کوشش سے اپنا رزق حاصل کرے۔ فرمانِ ربی ہے:

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ. (الملك: ۱۵)

''وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو مسخر کیا، تم اس کے راستوں میں چلو پھرو اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ پیو۔''

اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ فرمایا:

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِیْهَا مَعَایِشَ. (الاعراف: ۱۰)

''اور ہم نے اس میں تمہارے لیے سامانِ معیشت بنایا۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محنت کر کے کمانا اتنا اہم عمل ہے کہ قرآن کریم میں ہر عبادت اور ہر معاملے کے ساتھ اس کا ذکر ہے۔ نمازِ جمعہ کا حکم دینے کے بعد فرمایا:

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

(الجمعه: ١٠)

”پھر جب نماز (جمعہ) ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرو“۔

حج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ.

”اس کا تمہیں کچھ گناہ نہیں کہ (حج کے دنوں میں بذریعہ تجارت) اپنے پروردگار سے روزی طلب کرو۔“

محنت میں عظمت:

جو شخص اپنے ہاتھ سے کما کر اپنی ضروریات پوری کرتا ہے، وہ دراصل ایک خود دار، غیرت مند انسان ہے اور اسی کو صالح اعمال کی توفیق حاصل ہوتی ہے۔

اسلام میں محنت کر کے کمانا دیگر تمام احکامِ الٰہی کی طرح ایک واجب حکم ہے، جس پر عمل کرنا ہر بالغ مسلمان کے لیے لازم ہے۔ اسلام نے اپنے دست و بازو سے کمانے کو افضل عمل قرار دیا۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا، کون سی کمائی پاکیزہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تر ہے؟ فرمایا: بَیْعٌ مَبْرُوْرٌ وَعَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهٖ. (مسند احمد: ۱۵۹۳۰)

''اپنے ہاتھ سے کمانا اور ہر وہ تجارت جس میں دھوکا نہ ہو۔''

محنت انبیائے کرام کی سنت:

دنیا میں سب سے زیادہ صاحبِ عزت انبیاء کی جماعت ہے۔ ان سب نے ہمیشہ اپنے ہاتھ ہی سے کما کر کھایا۔ ابراہیم علیہ السلام بزاز تھے۔ اسماعیل علیہ السلام تیر بنا کر فروخت کرتے تھے۔ داؤد علیہ السلام لوہے کی زرہیں بناتے اور بیچتے۔ ادریس علیہ السلام درزی کا کام کرتے تھے۔ زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے۔ موسیٰ علیہ السلام نے مزدوری پر بھیڑیں چرائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدوری پر اہلِ مکہ کی بکریاں بھی چرائیں اور تجارت بھی کی۔

انبیاء نے کبھی کسی سے دنیوی مال کا سوال نہیں کیا، البتہ ضرورت پڑنے پر قرض یا عاریۃً چیز لی ہے جسے اپنے وعدے کے مطابق وقت پر واپس کر دیتے۔

صحابہ کرام نے بھی ہمیشہ اپنے ہاتھ سے کما کر گزر اوقات کی۔ ابوبکر صدیق تو خلافت کے آغاز میں بھی کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔ زبیر بن عوام بھی کپڑے کے تاجر تھے۔ خباب بن الارت لوہار تھے۔ ابورافع رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم علیہ السلام کو رضاعت کے لیے جن کے حوالے کیا، وہ بھٹی دھونک کر لوہے کا کام کرتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے انصاری بھائی نے باری مقرر کر رکھی تھی۔ ایک روز عمر رضی اللہ عنہ معاش کا کام کرتے اور انصاری خدمتِ نبوی میں حاضر ہوتے، اور جو کچھ سنتے دیکھتے وہ آ کر عمر رضی اللہ عنہ کو بتا دیتے۔ دوسرے روز عمر رضی اللہ عنہ خدمتِ نبوی میں حاضری دیتے اور انصاری رضی اللہ عنہ معاش کا کام کرتے۔

امتِ مسلمہ میں جتنے بھی صاحبِ علم بزرگ گزرے ہیں وہ سب مختلف پیشوں کے ذریعے کما کر گزر اوقات کرتے تھے۔ انہوں نے علم کو کبھی ذریعہِ معاش نہیں بنایا۔ ان بزرگوں کے ناموں کے ساتھ ان کے پیشے کا نام ہی ان کی پہچان کا باعث ہے۔ مثلاً الذہبی (سنار) حریری (ریشم کا کاروبار کرنے والا) غزالی (سوت کات کر بیچنے والا) حَدّاد (لوہے کا کام کرنے والا) عَیّاش (نان بائی)

کسبِ معاش کے لیے دیگر مصروفیات میں سے وقت نکالنا انبیاء کی سنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محنت کر کے کمانے کی ترغیب دی اور فرمایا:

لِاَنْ یَحْطِبَ اَحَدُکُم حَزْمَةً عَلٰی ظَهْرِهٖ خَیْرٌ لَه' مِن اَنْ یَسْأَلَ اَحَدًا فَیُعْطِیَه' اَوْ یَمْنَعَه' (بخاری، کتاب الزکاۃ: ۱۴۷۰۔ مسلم، کتاب البیوع: ۱۴۴۲)

www.KitaboSunnat.com

”تم میں سے کوئی بازار جا کر لکڑیاں کاٹے اور ان کا گٹھا پیٹھ پر لاد کر لائے تو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ کسی سے سوال کرے وہ اسے دے یا انکار کر دے۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے ایک طویل حدیثِ قدسی بیان فرمائی اور اس کے بعد فرمایا:

''اہلِ جنت تین قسم کے لوگ ہیں (۱) عدل کرنے والا حکمران جسے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے کی توفیق دی گئی (۲) ایسا مہربان اور شفیق انسان جو ہر مسلمان اور رشتہ دار کے لیے نرم دل ہو (۳) ایسا پاک دامن اور خوددار جو اہل و عیال ہونے کے باوجود کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائے۔

(اس کے بعد بھی حدیث ہے، مسلم ، كتاب الجنة : ٢٨٦٥)

رسول اللہ ﷺ نے ایک بار صحابہ کرام سے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا ، قِيلَ وَقَالَ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ ، وَكَثْرَةِ السُّوَالِ

''اللہ تعالیٰ کو تین باتیں ناپسند ہیں، ایک بے فائدہ بات کرنا، دوسرے مال (غلط جگہ خرچ کرکے) تباہ کرنا، تیسرے بہت مانگنا۔'' (بخاری، کتاب الزكاة ، باب قول الله لا يسئلون الناس الحافا: ١٤٧٧، ٨٤٤۔ مسلم: ٤٤٥٨)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گداگری کے انسانی کردار پر اثرات

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو دماغ، دل، اعضاء تقریباً یکساں دیے ہیں تاکہ وہ دنیوی زندگی میں اپنی باعزت معاش کے حصول اور صالح کردار کو اپنانے کے لیے یکساں دھوڑ دھوپ کر سکیں، گو اصل نتیجہ اللہ کے ہاتھ میں ہے کہ کوشش کے بعد کیا اور کتنا حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو صرف کوشش کا مکلّف کیا ہے اور ہر حاصل کو کوشش کا منطقی نتیجہ بنا دیا ہے۔ فرمان ہے:

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى (النجم: ٣٩)

''اور یہ کہ انسان کے لیے وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی۔''

گداگری اتنا گرا ہوا، گھٹیا، قبیح، گھناؤنا اور رسوا کن فعل ہے جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ یہ انسانی کردار پر مندرجہ ذیل قبیح اثرات چھوڑتی ہے:

خود کفالت پر تیشہ:

خود کفالت انسانی کردار کا اہم وصف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ربّ کریم نے انسان کو دوسری مخلوقات کی نسبت صلاحیتیں، علم اور اختیار عطا کیا۔ نیز اس کی مزید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعلیٰ تربیت کے لیے الہامی تعلیم کا بھی انتظام کیا۔

ابن آدم کا بچہ بتدریج خود کفالت کی طرف بڑھتا جاتا ہے اور ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ ہر کام اپنے اختیار سے کرنے لگتا ہے، اس کے اختیار، علم اور صلاحیت کا عالم یہ ہے کہ یہ پہاڑوں کا سینہ چیر سکتا ہے، دریاؤں کے رخ موڑ دیتا ہے، زمین کی پاتال کو کھودتا اور معدنیات کے دفینے اپنے قبضے میں کر لیتا ہے، فضاؤں کا سینہ چیر کا خلاء میں چہل قدمی کر سکتا ہے۔ جو محنت کرنے کی بجائے بھیک مانگنے کو اپنا وطیرہ بنالیتا ہے وہ معاشرے کا ایک ایسا ناسور بن جاتا ہے جو اپنے گندے، پیپ اور کچلہو بھرے، مواد سے دوسرے کی دل آزاری کا سامان پیدا کرتا ہے۔ وہ اللہ کی دی ہوئی ارفع نعمت کو اپنے ہاتھوں ضائع کر دیتا ہے۔

اگر کوئی انسان جسمانی طور پر کسی پہلو سے کمزور یا ناقص ہو یا وہ ضروریاتِ زندگی کے حصول کی کوشش میں اس نقطے تک نہ پہنچ سکے جس پر پہنچ کر وہ خود کفالت کر سکتا ہے تو اس صورت میں اللہ تعالیٰ نے اس کے بھائیوں پر اس کا یہ حق رکھا ہے کہ وہ اس کی خودداری کو ٹھیس پہنچائے بغیر اس کا حق اسے پہنچائیں۔ ربّ کریم کا ارشاد ہے:

وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ. لِلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ .

[المعارج: ۲۵، ۲٤]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”اور جن کے مال میں حصہ مقرر ہے یعنی مانگنے والے کا اور نہ مانگنے والے کا۔“

حق کے متعلق یہ معلوم ہے کہ خالص اپنا ہوتا ہے۔ کشادہ دست بھائی تنگ دست بھائی کو اس کا حق دے کر اس پر نہ تو احسان کرتا ہے، نہ اسے یہ حق پہنچتا ہے کہ اس حق کو دینے کے عوض اپنے بھائی کی ہتک کرے، اس پر احسان رکھے، اس سے بیگار لے، یا اس سے یہ توقع رکھے کہ وہ اپنا مالی حق وصول کرنے کے بعد کسی بھی قسم کا بدلہ اسے دے گا اور اگر کشادہ دست بھائی نے ایسا کیا تو اس کا تمام اجر ضائع ہو جائے گا۔ ارشاد ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى.

”اے ایمان والو! اپنے صدقات وخیرات احسان رکھ کر اور ایذا دے کر برباد نہ کرو۔“ (البقرہ: ٢٦٤)

غیرت وخودداری کی موت:

غیرت اور خودداری وہ ارفع عادت ہے، جس کی موجودگی میں انسان نہ تو اپنے جیسے انسان کے آگے جھکتا ہے، نہ ہی اپنے آپ کو اپنے مرتبہ سے گراتا یا گھٹاتا ہے۔ وہ اپنی ضروریات کے لیے بار بار اللہ سے طلب کرتا ہے، کسی مخلوق کے سامنے اس کا دستِ طلب دراز نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایسے ہی بندوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے متعلق فرمایا:

يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُم بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا. (البقرہ: ۲۷۳)

''نہ مانگنے کی وجہ سے ناواقف شخص ان کو غنی خیال کرتا ہے اور تم ان کے چہروں سے انہیں پہچان لو گے اور وہ (شرم کے سبب) لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگتے۔''

زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے، اس کے چہرے کا نور اور انسانی عزو وقار کی علامت ختم ہو جاتی ہے، مانگے تانگے کے ٹکڑوں پر گزارہ کرنے والا ایسے بے روح انسانی ڈھانچے میں ڈھل جاتا ہے جس سے عزو شرافت کی تمام خلعتیں چھن جاتی ہیں۔

ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو لوگ گداگری اور بھیک کو پیشہ بنا لیتے ہیں روزِ قیامت وہ اس حالت میں آئیں گے کہ ان کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا۔''

(بخاری، کتاب الزکاۃ: ۱۴۲۱)

نفس پر ظلم:

اللہ تعالیٰ نے انسان پر جس طرح دیگر افراد کے حقوق رکھے ہیں اسی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر اس کے اپنے جسم اور نفس کے بھی حقوق رکھے ہیں۔ایک صحابی جنہوں نے ارادہ کیا تھا کہ وہ اب دن بھر روزہ رکھیں گے ان سے فرمایا: و لنفسک علیک حق۔اور تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے۔(بخاری)

جسم کا حق یہ ہے کہ اس سے صرف اس وقت تک کام لیا جائے جب تک وہ کام کر سکتا ہے جب واقعی تھکن محسوس ہو تو کچھ دیر کے لیے آرام کیا جائے۔اللہ نے رات کو سونے کے لیے بنا کر جسم کو آرام پہنچانے کا فطری انتظام کیا ہے۔

جسم کا حق یہ بھی ہے کہ اس کے لیے ایسی غذا کا اہتمام کیا جائے جس سے اس کی قوتِ مدافعت برقرار رہے،ضرورت سے زیادہ غذا لینا جسم پر ظلم کرنا ہے،ایسی غذا جو بیمار کردے وہ بھی درست نہیں۔بدپرہیزی کر کے غیر مناسب خوراک کھا کر بعد ازاں بیماری سہنا اور دوادارو پر خرچ کرنا بھی جسم کے ساتھ ناانصافی ہے۔

جسم کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ اسے حلال غذا اور حلال لباس مہیا کیا جائے جو شخص حرام غذا اور لباس استعمال کرتا ہے اسے یہ حرام لباس اور حرام غذا جہنم کا ایندھن بنا دے گا۔

جسم کا حق یہ بھی ہے کہ اس کے اعضاء و جوارح سے صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی ہی کروائی جائے۔شرک باللہ جیسی نافرمانی کر کے جسم کے اعضاء پر ظلم نہ کیا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفس ہمارے جسم کے تمام اعضا و جوارح کو قابو کرنے اور اس پر حکم چلانے والی قوت کا نام ہے۔ نفس کا یہ حق ہے کہ اسے اللہ کی فرماں برداری پر ہی قائم رکھا جائے۔ اسے گناہ، فجور اور عصیاں کی غلاظتوں اور اسے ذلیل و رسوا کرنے کی حماقتوں سے محفوظ رکھا جائے۔

جو شخص بھیک مانگتا ہے دراصل وہ اپنے نفس کو ذلت کے گڑھے میں گرا کر اس پر ظلم کرتا ہے۔ بھیک مانگنے والا جتنی بار ہاتھ پھیلاتا ہے، اتنی بار اپنے نفس کی عزت پر کلہاڑا چلاتا ہے، وہ جتنی بار بھیک کی صدا لگاتا ہے اتنی بار نفس کی خودداری کو سولی پر کستا ہے۔ جب بھی انسان انسانی مقام سے گری ہوئی کوئی حرکت کرتا ہے، اس وقت وہ نفس ہی کو اپنے اعلیٰ مقام سے پستی کی طرف دھکا دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے تو نفس کو صرف زبانی کلامی بھی برا کہنے سے منع فرمایا:

لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ خَبِثَتْ نَفْسِيْ .

''کوئی تم میں سے یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا۔''

(مسلم، کتاب الفاظ من الادب)

ذلت و رسوائی:

جو شخص خود کمانے کی بجائے لوگوں سے مانگ کر گزارہ کرتا ہے، وہ اپنے لیے مستقل ذلت کو مول لیتا ہے۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے فرمایا:

''اگر سوال کرنے والے کو علم ہو جائے کہ اس میں اس کے لیے کیا ہے (یعنی ذلت) تو وہ کبھی سوال نہ کرے۔'' (بخاری، کتاب الزکاۃ: ۷۹۳)

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک سوال کرنا خراشیں ہیں جس کے ذریعے انسان اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے، پس جو چاہے اسے اپنے چہرے پر باقی رکھے اور جو چاہے اسے چھوڑ دے اِلّا یہ کہ انسان حاکم سے سوال کرے یا کسی ایسے معاملے میں سوال کرے جس میں سوال کرنے کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔ (صحیح الترغیب، کتاب الصدقات: ۷۹۲۔ ابو داود: ۱۶۳۹۔ نسائی: ۵/۱۰۰۔ ترمذی: ۶۸۱۔ ابن حبان فی الصحیح: ۳۳۸۸)

قوتِ معاش میں تعطل:

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو حصولِ معاش کے لیے مختلف طرح کی قوتیں اور صلاحیتیں عطا کی ہیں۔ کہ یہی زندگانی میں اس کی انسانیت کا جوہر ہے، جو شخص بھیک مانگتا ہے وہ اپنی ان تمام قوتوں اور صلاحیتوں کا اپنے ہاتھوں گلا گھونٹ دیتا ہے۔

کسی معاشرے میں بھکاریوں اور مانگنے والوں کی تعداد جس قدر زیادہ ہوگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس معاشرے میں معیشت دن بدن ڈوبتی جائے گی۔ بھکاری اپنی صلاحیتوں کا گلا گھونٹنے کے ساتھ ساتھ کمانے والے افراد کی کمائی کا کچھ نہ کچھ حصہ بغیر کسی استحقاق کے اپنی طرف کھینچ کر لے جاتے ہیں۔ جس سے معیشت میں ناہمواری، کھچاؤ اور تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔

اسلام نے ہر تندرست اور صاحب مال کو یہ تاکید کی ہے کہ وہ دوسروں کے مال میں سے اپنا حصہ (زکوٰۃ وصدقات) وصول کرنے کی بجائے خود اپنے ہاتھوں اپنی حصولِ معاش کے لیے کوشش کرے۔

جب کسی قوت کا استعمال کیا جاتا ہے تو اس میں ترقی ہوتی ہے اور اگر کسی قوت کو معطل کر دیا جائے تو وہ بالآخر ختم ہو جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ .

"وہ شخص زکوٰۃ کا مستحق نہیں جو مالدار ہو اور تندرست ہونے کی بنا پر کمانے کی صلاحیت رکھتا ہو۔" (سنن ابو داود، کتاب الزکاۃ: ١٦٣٤۔ ترمذی، کتاب الزکاۃ: ٢٠٩٨۔ ابنِ ماجہ: ١٨٣٩۔ دارمی: ١٦٣٩)

قوتِ فکر کا سلب ہو جانا:

بھیک مانگنے والا صرف فکرِ معاش ہی سے آزاد نہیں ہوتا بلکہ اس کی قوتِ فکر بھی سلب ہو جاتی ہے۔ بھیک مانگنے کی عادت کے بعد اسے یہ پروا نہیں رہتی کہ اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئندہ ضروریات کے لیے کون سا روزگار مناسب ہوگا، اسے اپنے بیوی، بچوں کے حقوق کو پورا کرنے کی بھی فکر نہیں رہتی۔

ایسا شخص نہ تو اپنی ذہنی صلاحیتوں کا مثبت استعمال کرتا ہے اور نہ ہی اپنے دست و بازو سے اپنے اہل وعیال اور معاشرے کے لیے کوئی تعمیری کام کرتا ہے۔ جس معاشرے میں جتنے زیادہ بھکاری ہوں گے وہ معاشرہ اتنا زیادہ پس ماندہ ہوگا۔ معاشرے کی بقا اور ترقی کے لیے یہ لازم ہے کہ بھیک کو مکمل طور پر بند کیا جائے۔

مستقل فقر و فاقہ کے آسیب:

بھیک مانگنے والا محنت سے جی چرا کر مانگ کر کھانے کا عادی ہو جاتا ہے لہٰذا اس کو یہ توکل اور یقین ہی حاصل نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ اس کو محنت کے ذریعے بھی روزی مہیا کر سکتا ہے بالآخر اس شخص کے ہاں مستقل محتاجی ڈیرے ڈال لیتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لا يُفْتَحُ وَعَبْدٌ بابَ مَسْأَلَةٍ اِلّا فتح اللّٰه عليه بابَ فَقْرٍ .

”جو بندہ سوال کرنے کا دروازہ کھولتا ہے تو ضرور اللہ اس پر فقر و فاقہ کا دروازہ کھول دیتا ہے۔“ (مسند احمد : ١/١٩٣ـ صحيح الترغيب: ٨١٤)

نیز فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جسے فاقہ پیش آ جائے اور وہ شخص لوگوں کے سامنے اس کا اظہار کرے تو اس کا فاقہ ختم نہیں ہوگا اور جو اس کا اظہار اللہ کے سامنے کرے تو اللہ تعالیٰ جلد یا بدیر رزق عطا کرے گا۔"(ابو داؤد : ١٦٤٥۔ ترمذی: ٢٣٢٦۔ذہبی نے اسے صحیح کہا)

رذائلِ اخلاق کا شکنجہ:

بھیک مانگنے والے کی نظر میں کسی اخلاقی قدر کی کوئی وقعت و منزلت نہیں رہتی، فضائل اخلاق صرف اس دل میں اپنی جڑیں مضبوط کرتے ہیں، جس میں حیا، غیرت اور ایمان موجود ہو، بھیک مانگنے والا جھوٹ، فریب، ریا، خوشامد کا حربہ ہر بار ہاتھ پھیلاتے ہوئے آزماتا رہتا ہے، اس لیے ہر طرح کے رذائل اخلاق اس کو جکڑ لیتے ہیں۔ بھکاری لوگ بے صبری، چڑچڑاپن، ندیدگی، تندخوئی جیسی متعدی بیماریاں معاشرے میں پھیلانے کا باعث بنتے ہیں۔

صحت کی گراوٹ:

بھیک مانگنے والوں کو لوگ ناقص، گندی، ناپاک، سڑی بسی چیزیں دے کر اپنی جان چھڑاتے ہیں، ایسی غذا استعمال کرنے سے ان کی صحت گر جاتی ہے، مستقل بیماریوں کے جراثیم ان کے جسم کو کھوکھلا کر دیتے ہیں۔

بھیک مانگنا سود ہی کی طرح حرام کمائی ہے۔ حرام کھا کھا کر ان کے چہرے لٹک جاتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق بھیک مانگنا اپنے چہرے کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے ہاتھوں چھیلنا ہے۔غور کیجیے، بھیک مانگنے والوں کے پپڑیاں، جمے ہوئے چہرے، پچکے ہوئے گال، اندر کو دھنسی ہوئی بے نور آنکھیں، مردہ ضمیر، مریل چال، بے جان ٹانگیں، بے غیرتی کی چغلی کھاتے ہوئے میل سے اٹے ہوئے کپڑے، لجاجت کی ذلکارانہ گرہوں میں پھنسی ہوئی گِدوں جیسی آواز رسول اللہ ﷺ کے فرمان کا ثبوت نہیں۔

ہر اک سے خداوندی کی امید:

بھیک مانگنے والا ہر شخص کو صرف بھیک حاصل ہونے کی امید سے دیکھتا اور اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے، چند ٹکڑے مل جائیں تو اسے یوں لگتا ہے جیسے یہی دینے والا اس کا منعم ہے۔یوں ہر شخص اس کا خداوند بن جاتا ہے جس کو یہ اختیار بھی ہوتا ہے کہ اس کے ہاتھ پھیلانے پر چاہے تو کوئی ٹکڑا رکھ دے ورنہ پھٹکار دھتکار کر اپنے سے دور کر دے۔

بھیک یا زنا کی کمائی:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’صرف تین قسم کے آدمیوں کو سوال کرنے کی اجازت ہے، وہ شخص جو قرض میں گرفتار ہو، اسے اس حد تک مانگنے کی اجازت ہے جس میں اس کی ضرورت پوری ہو جائے (۲) وہ شخص جسے فاقے کی نوبت آ جائے اور پاس پڑوس والے بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا اعتراف کریں۔(راوی نے تیسرے شخص کا نام نہیں لیا) اس کے باوجود اگر کوئی مانگتا ہے تو قبیصہ یوں سمجھو کہ وہ زِنا کی کمائی کھا رہا ہے۔

(مسلم، کتاب الزکاۃ: ۲۴۰۴۔ ابو داؤد: ۱۶۴۰۔ نسائی: ۲۵۸۰)

سوال کرنے کی اُجازت کب؟

قِبیصہ بن مخارق روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک ضمانت کی ذمہ داری قبول کی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا: اے قَبیصہ، آپؐ مدینہ میں قیام کریں حتّٰی کہ ہمارے پاس کوئی صدقہ آ جائے تو اس میں سے تمہیں بھی دیں گے۔ پھر فرمایا: اے قبیصہ تین قسم کے لوگوں کے سوا کسی کے لیے سوال کرنا جائز نہیں۔ (۱) ایسا شخص جس نے کسی کی ضمانت کی ذمہ داری قبول کی تو اسے سوال کرنا جائز ہے، حتّٰی کہ اس سے فارغ ہو جائے اور پھر کسی سے سوال نہ کرے (۲) جس شخص کو کوئی ایسی مصیبت (آفت) آ پڑے جس کی وجہ سے اس کا سارا مال تباہ ہو جائے تو اسے بھی سوال کرنا جائز ہے حتّٰی کہ وہ ضروریاتِ زندگی پوری کرنے کے قابل ہو جائے (یا راوی کو شک ہوا کہ اسے اپنی محتاجی ختم ہونے تک سوال کرنا جائز ہے۔) (۳) جس شخص کو شدید حاجت ہو اور اس کی قوم کے تین عقل مند اور ذمہ دار یہ گواہی دیں کہ فلاں شخص حاجت مند ہے تو اسے بھی سوال کرنا جائز ہے حتّٰی کہ وہ ضروریاتِ زندگی پوری کرنے کے قابل ہو جائے اور پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال نہ کرے۔ اے قبیصہ! ان صورتوں کے علاوہ سوال کر کے کھانا حرام ہے اور ایسا کرنے والا حرام کھاتا ہے۔ (سنن ابو داؤد، کتاب الزکاۃ: ۱٦٤٠)

رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ غنٰی کیا ہے، جس کی موجودگی میں سوال نہیں کرنا چاہیے، آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس صبح و شام کا کھانا موجود ہو۔ (ایک روایت میں) جس کے پاس دن اور رات یا رات اور دن کے لیے پیٹ بھر کھانے کے لیے موجود ہو۔ (ابو داؤد، کتاب الزکاۃ: ۱٦۲۹)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مال دار ہونے کے باوجود سوال کرتا ہے وہ روزِ قیامت خراشوں والے چہرے کے ساتھ حاضر ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: غنی (مال دار) کون ہے؟ فرمایا: پچاس درہم یا اس کے مساوی سونے کی قیمت۔

(ابن ماجہ، کتاب الزکاۃ: ۱۵۰۲۔ ابو داؤد: ۱٦۲٦۔ ترمذی: ٦۵۰)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس ایک اوقیہ کے برابر مال ہو اور وہ پھر بھی سوال کرے (مانگے) تو اس نے الحاف (چمٹ کر سوال) کیا۔ (رسول اللہ ﷺ کے دور میں اوقیہ چالیس درہم کے برابر تھا) (سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ: ۱٦۲۸)

ان احادیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ کسی سے سوال کرنا یا مانگنا انتہائی مجبوری کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالت میں ہی جائز ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے غنی (مالداری) کی تعریف بھی بتا دی کہ صبح وشام کا کھانا موجود ہو یا ایک اوقیہ چاندی موجود ہو یا اس کی مالیت برابر رقم موجود ہو تو وہ شخص مالدار ہے۔

www.KitaboSunnat.com

سوال کرنے کی دو اقسام:

یاد رہے کہ سوال کرنا دو قسم کا ہے۔(۱) انسان اپنی ایسی ضروریاتِ زندگی میں سے کسی سے سوال کرے جو مالیت رکھتی ہوں؛ مثلاً کھانا، کپڑا، نقدی، سونا، چاندی، جانور، اناج، برتن وغیرہ۔

جو شخص بغیر ضرورت کے یہ چیزیں دوسروں سے مانگتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے البتہ حقیقی ضرورت کے وقت مانگنے کی اجازت ہے لیکن بچنا زیادہ بہتر ہے۔

(۲) انسان کسی سے کسی کام میں تعاون یا سفارش کا سوال کرے مثلاً رشتہ کرنے کے لیے کسی مناسب بر کی تلاش میں مدد کے لیے کہنا۔ بوجھ اٹھانے کے لیے دوسروں سے مدد چاہنا، کسی کو کوئی چیز پکڑانے کے لیے کہنا۔ کسی کی ملازمت کے لیے سفارش کرنا جب متعلقہ شخص میں اہلیت بھی موجود ہو۔ یہ صورت انسانی تمدن کے لیے ناگزیر ہے۔ ایک دوسرے کی مدد کے بغیر نظامِ زندگی چل ہی نہیں سکتا لیکن بعض لوگ اس قدر خوددار اور حیادار ہوتے ہیں کہ وہ کسی سے اس قسم کا کام بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہنے میں جھجک محسوس کرتے ہیں۔اس قسم کی خودداری بھی اسلام میں پسندیدہ ہے، بشرطیکہ اس میں تکبر کا شائبہ نہ ہو۔

عوف بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ہم سات، آٹھ یا نو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔آپ نے فرمایا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کی بیعت نہیں کرتے ہو؟ جب کہ ہم نے تازہ تازہ آپ ﷺ کی بیعت کی تھی۔ہم نے عرض کیا کہ ہم نے تو آپ کی بیعت کی ہوئی ہے۔حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے بیعت کرنے کے لیے تین بار فرمایا۔کسی نے ہم میں سے کہا: اے اللہ کے رسول! اب کس بات پر بیعت کریں۔آپ نے فرمایا:

اَنْ تَعبدُوا اللّٰهَ ولا تُشْرِكُوا به شيئا وتُصلُّوا الصَّلواتِ الْخَمْسَ وَتَسْمَعُوا وَتُطِيْعُوا وَاسَرَّ كلِمةً خفِيَّةً ، قال: ولا تَسْئلُوا النّاس شيئا.

"(اس بات پر) کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، پانچ نمازیں ادا کرو، سنو اور اطاعت کرو اور ایک بات چپکے سے یہ فرمائی کہ لوگوں سے سوال نہیں کرو گے۔"

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (اس کے بعد ہماری حالت یہ تھی) اگر کسی کا کوڑا گر جاتا تو اسے اٹھانے کے لیے بھی کسی سے سوال نہیں کرتا تھا۔

(سنن ابو داود، کتاب الزکاۃ: ۱۶۴۳)

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے فرمایا:

مَن یکفُلُ لِی اَنْ لا یَسْاَلَ النَّاس شیئا و اَتکفَّلُ لَه' بِالْجَنَّةِ

''جو شخص مجھے ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔'' ثوبان کہتے ہیں؛ میں نے عرض کیا: میں (ضمانت دیتا ہوں) چنانچہ ثوبان کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتے تھے۔

(ابو داود: ١٦٤٣)

سنن ابن ماجہ میں ہے کہ ان کی یہ حالت تھی کہ وہ سوار ہوتے اور ان کا کوڑا گر جاتا تو وہ کسی سے یہ نہ کہتے کہ کوڑا پکڑا دو، بلکہ خود سواری سے اتر کر کوڑا پکڑتے۔

(ابنِ ماجہ: ١٤٨٢۔ نسائی: ٢٥٨٩)

یہ تھے صحابہ کرام جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کو پوری طرح سمجھا اور ان پر عمل کرنے کا حق ادا کر دیا۔

اسلام نے ضرورت کے وقت چیز عاریۃً لینا، رقم قرض کے طور پر لینا یا ماعون (استعمال کی چیزیں دوسروں سے عارضی طور پر لینا) کی اجازت دی ہے کیونکہ یہ مانگنا وہ نہیں جس سے بھیک یا گدائی کا خبیث دروازہ کھلتا ہے، پھر بھی اسلام نے یہ پسند کیا کہ کوئی شخص ان کے مانگنے میں بھی حیا اور خودداری کی وجہ سے جھجک محسوس کرے اور بغیر مانگے، تکلیف اٹھا کر، اپنا وقت گزارے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گداگری اور جرائم

مختلف جرائم کرنے والوں کے لیے گداگری ایک ایسا لبادہ ہے جس کے ذریعے مجرم قانون اور معاشرے کی نظروں سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ بھکاری جرائم پیشہ لوگوں کو ہر طرح کی مدد مہیا کرتے ہیں کیوں کہ ان لوگوں کے لیے جرم کر کے اس کی سزا سے بچنا یا دوسروں کی نظروں سے خود کو بچانا آسان ہوتا ہے۔ یہ لوگ لولے، لنگڑے بن جانے کے مشاق ہوتے ہیں۔ گندے نالوں اور جھاڑیوں وغیرہ میں گھس جانا ان کے لیے عام بات ہے۔ یہ حلیہ بدلنے کے بھی ماہر ہوتے ہیں۔ جسم اور چہرے کا رنگ بدلنا، داڑھی مونچھوں کا انداز بدلنا انہیں خوب آتا ہے لہٰذا جرم کر کے اپنے آپ کو انجان محسوس کرانا اور قانون اور معاشرے کی نظروں سے بچ نکلنا ان کے لیے آسان ہوتا ہے۔ ان لوگوں کو نشئی، بھکاری اور معذور سمجھ کر ان کی طرف توجہ ہی نہیں دی جاتی اور نہ ہی ان پر شک کیا جاتا ہے۔

گداگری کی آڑ میں معاشرے میں ہر قسم کے جرائم پھیل چکے ہیں، جن میں سے بعض یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اغوا:

گداگری کرنے والے مرد اور عورتیں بچوں اور لڑکیوں کو اغوا کر کے، ان کے اعضا توڑ کر، انہیں مانگنے کے گر سکھاتے ہیں۔ وہ اغوا کی ہوئی لڑکیوں اور بچوں کو اس قدر خوف زدہ کرتے ہیں کہ وہ ان کے نرغے سے بچ نکلنے کی اپنے اندر ہمت نہیں پاتے۔

ان کو اپاہج بنا کر ان کے حلیے اس طرح بگاڑے جاتے ہیں کہ ان کے والدین بھی انہیں دیکھ لیں تو پہچان نہ سکیں۔

بچوں کو اغوا کر کے بیرونِ ملک فروخت کیا جاتا ہے، اکثر ایسے گداگروں کا انکشاف ہوتا رہتا ہے۔

بعض گداگر خود اغوا نہیں کرتے لیکن اغوا کرنے والوں کی مدد کر کے ان سے رقم وصول کرتے ہیں۔

جسم فروشی:

گداگر جسم فروشی کا کام بھی کرتے ہیں۔ نوجوان لڑکوں، لڑکیوں اور چھوٹے بچوں کو باقاعدہ یہ سب سکھایا جاتا ہے۔ یہ لوگ پارکوں، چوراہوں اور گلیوں میں رات کی تاریکی میں یہ گھناؤنا کام کرتے ہیں۔

ایک واقفِ حال نے بتایا کہ جسم فروشی کا کام پانچ روپے سے لے کر کئی سو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روپے میں کیا جاتا ہے۔ عام شہریوں سے جو لوگ اس قبیح عادت میں گرفتار ہیں، انہیں یہ خوب معلوم ہوتا ہے کہ کب، کہاں اور کیسے ان جسم فروشوں تک پہنچنا ہے۔

نوجوان لڑکیاں میک اپ کیے، چوڑیاں چھنکاتی، رنگا رنگ زیور پہنے ہاتھوں میں گڑوی لیے ناچ گا کر مانگتی ہیں، وہ بھی در پردہ یہی کام کرتی ہیں، انہی میں سے بعض لڑکیاں فلم اور اسٹیج تک بھی پہنچ جاتی ہیں جیسے گلوکارہ ریشماں وغیرہ۔

نشہ:

گداگروں میں ہر قسم کے نشے کی وبا عام ہے۔ مانگنے کی ٹریننگ دینے کے دوران میں ان کے گرو انہیں نشہ آور چیزیں کھلا پلا کر ہی ٹریننگ دیتے ہیں۔ انہیں خوب معلوم ہوتا ہے کہ اگر عقل ٹھکانے رہی تو یہ کسی وقت بھی ہاتھ سے نکل سکتے ہیں۔ نشے کی حالت میں اعضا کو زیادہ دیر تک موڑ توڑ کر دکھایا جا سکتا ہے۔ نیز تیز دھوپ، بارش اور سخت سردی میں اپاہج بن کر لیٹے یا بیٹھے رہنا نشے ہی سے ممکن ہوتا ہے تاکہ جسم کو تکلیف کا احساس نہ ہو۔

بھکاری لوگ نشہ فروشی کا دھندا بھی وسیع پیمانے پر کرتے ہیں۔ نشہ آوروں کو علم ہوتا ہے کہ کس بھکاری سے کس وقت کون سی نشہ آور چیز مل سکتی ہے۔

جوا:

بھکاری بچے اور عورتیں فارغ وقت میں جوا بھی خوب کھیلتے ہیں، تاش کھیلنا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھٹیا اور گندی فلمیں دیکھنا اور ویڈیو گیمیں کھیلنا ان کا خصوصی مشغلہ ہوتا ہے۔

جاسوسی:

گداگروں کے بھیس میں غیر ملکی جاسوس اس چابک دستی سے کام کرتے ہیں کہ کسی کے ہاتھ لگنا ہی محال ہوتا ہے۔ را کے ایجنٹ اسی بھیس میں جگہ جگہ پھر رہے ہیں۔ یہ لوگ چونکہ تربیت یافتہ اور پڑھے لکھے ہوتے ہیں، اس لیے یہ بھیک بطور فن نہیں بلکہ صرف ایک ضرورت کے تحت مانگتے ہیں اور موقع ملتے ہی معلومات اپنے ساتھیوں تک منتقل کر دیتے ہیں۔ روزنامہ جسارت کے ایک جائزے کے مطابق ایک لاکھ سے زائد گداگروں کا تعلق بنگلہ دیش، نائیجیریا اور دیگر ممالک سے ہے۔ (یکم جنوری ۱۹۹۳ء)

چوری:

جو شخص گدا کرتا ہے اس کے لیے چوری کرنا نہ مشکل ہے نہ جرم، جیسے ہی موقع ملا کسی کے گھر یا جیب سے مال اڑا لینا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ چوری کرنے والوں کے لیے گداگر متعلقہ گھر اور مال کی معلومات بھی مہیا کرتے اور اس کے عوض میں اپنا حصہ وصول کرتے ہیں۔

گھروں میں گھسنے کا ویزا:

شاہ دولہ کے چوہے، وارث شاہ اور دیگر آستانوں کے ملنگ، مکار و عیار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتیں اور بچے بغیر اجازت لیے گھروں میں گھس جاتے ہیں۔ انہیں نہ تو کوئی روکتا ہے اور نہ ہی برا بھلا کہتا ہے۔ ملنگ اور چوہے اندر جا کر عورتوں کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہیں۔ جاہل عورتیں ان سے اپنے اور بچوں کے سر پر ہاتھ پھروانا خوش قسمتی سمجھتی ہیں۔ چوہے اور ملنگ اندر جا کر دھرنا دے کر بیٹھ جاتے ہیں۔ چراغی، کپڑے، گھی، آٹا، پانچ سو کے نوٹ کا مطالبہ اور ساتھ ساتھ ''پتر جیون'' جوڑیاں وسدیاں رہن، اللہ حج کرائے، اللہ بھاگ لائے، ستے خیراں، شالا دوارے وسدے رہن، چوہدریاں دی خیر۔ وغیرہ بھی کہتے ہیں۔ یہ لوگ عورتوں اور بچوں کی نفسیات سے بھی واقف ہوتے ہیں اور اسی حوالے سے مانگنے کا فن سیکھ کر دروازوں پر آتے ہیں۔ چوہے اور ملنگ اپنے باہر کھڑے مالکوں کو اندر کی ساری خبر دے دیتے ہیں پھر یہ خبریں جرائم پیشہ لوگوں تک پہنچا دی جاتی ہیں اور حادثات واقع ہو جاتے ہیں۔

شرکیہ عقائد کا پھیلاؤ:

شرکیہ عقائد رکھنے والے لوگ بھی **گداگری کو عام کرنے** میں پیش پیش ہیں۔ کیونکہ ان لوگوں میں امام حسین، علی مشکل کشا **یا کسی** اور پیر دستگیر کے نام پر مانگنا نہ صرف جائز ہے بلکہ بڑی نیکی کا کام ہے۔ **امام حسین یا بزرگوں** اور پیروں فقیروں کا کڑا پہنانا، کسی پیر کا بچے کو مالک بنا دینا عام رواج ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستان میں مختلف رنگوں کے چوغے پہنے، کوڑیوں اور تسبیحوں کے ہار گلے میں لٹکائے، کئی طرح کی انگوٹھیاں اور چھلے پہنے، کوکے اور بالیاں پہنے، پاؤں یا ہاتھوں میں رنگارنگ کڑے، ہاتھوں میں سیاہ کشکول، لمبی سی زنبیل، پورے چہرے کو چھپاتی ہوئی بدہیت داڑھیاں یا ہندوں کی جوگیوں کی طرح چٹ مٹ چہرے۔ "ہُو حق، یا علی مشکل کشا، یا داتا پیر، دستگیر، یا غوث الاعظم، جمعرات پیراں دی رات" کے نعرے لگاتے مانگتے پھرتے ہیں۔ اس قسم کے بھکاری بزرگوں کی جھوٹی کرامات اس انداز سے سناتے ہیں کہ سننے والے متاثر ہوکر کچھ نہ کچھ دے دیتے ہیں۔

پاک و ہند میں ہر گلی میں کوئی مزار شریف ہے، اور ہر وقت ہر جگہ کوئی نہ کوئی میلہ جاری رہتا ہے۔ ان عرسوں اور میلوں میں ان کے نام پر رنگارنگ پٹیاں باندھ کر، بانس کے ڈنڈے اٹھائے، گھڑولیاں اٹھائے، گھنگھروں کی جھنکار سناتے، ہوحق کے نعرے لگاتے، ڈھول بجاتے، بھنگڑا ڈالتے، پالکیاں لے کر گھومتے، لنگر شریف اور ختم شریف کے لیے مانگنے والوں کے شرکیہ قافلے ادھر ادھر گھومتے رہتے ہیں۔

جن کے ہاں اولاد نہیں ہوتی وہ منت مانتے ہیں کہ اگر بچہ پیدا ہوا تو اسے مانگ کر کپڑے پہنائیں گے، سات سال تک مانگے کے کپڑے پہنائے جاتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔

تمام گناہوں کا مجموعہ:

غور کیا جائے تو گداگری تمام بڑے بڑے گناہوں کا مجموعہ ہے۔ چوری، جھوٹ، زنا، لواطت، اغوا، تندرست انسانوں کے ہاتھ پاؤں توڑ کر انہیں معذور اور اپاہج بنا دینا، نشہ بازی، جوا، جاسوسی، قتل، بے حیائی کی اشاعت، ہر وقت گندہ رہنا، نماز، روزے سے پوری طرح غفلت، اپنے اوپر عائد حقوق کو ادا کرنے سے پوری طرح کنارہ، یہاں تک کہ یہ لوگ اپنے جسم پر بھی ظلم کرنے سے باز نہیں آتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گداگری کی وجوہات

گداگروں کے حالات پر غور کیا جائے تو اس بدترین پیشے کے چند بڑے اسباب مندرجہ ذیل نظر آتے ہیں:

غلط مذہبی عقائد:

اسلام کے علاوہ دیگر تمام مذاہب میں بھیک مانگنے کو مذہبی تقدس حاصل ہے۔

☆ بدھ مذہب میں اس کے طالب پر یہ لازم ہے کہ وہ میٹھی چیزوں، عمدہ خوشبوؤں اور عورتوں سے کنارہ کش رہے، جسم پر کوئی خوشبودار چیز نہ ملے، سرمہ نہ لگائے، جوتا نہ پہنے، چھتری کا سایہ نہ لے۔ اس پر لازم ہے کہ اپنی روزی کا اہتمام نہ کرے بلکہ اپنی روزی بھیک مانگ کر حاصل کرے۔

(اقوامِ عالم کے ادیان و مذاہب، ص: ۱۸۷ از عبدالقادر شیبۃ الحمد، مطبوعہ مسلم پبلیکیشنز)

بدھ مت کے پیروؤں کی نشانی ہے کہ وہ اموال و جائیداد سے دست کش ہوجائیں، کاسۂ گدائی اٹھالیں اور بدھوؤں کی جماعت کے ساتھ مل کر سوال کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خیرات مانگنے پر زندہ رہیں۔(بحوالہ سابق)

☆ ہندو اپنے دیوی دیوتاؤں سے منسوب مقدس جگہوں پر ''یاترا'' کے لیے گیرو رنگ کے کپڑے، مختلف رنگوں کی پٹیاں بانسوں پر لٹکائے، راستے میں ضرورت کی چیزیں مانگتے ہوئے جاتے ہیں۔ ایسے لوگ گروہ در گروہ گھروں سے نکلتے ہیں، انہیں کھانا کھلانا بڑا کارِ ثواب سمجھا جاتا ہے۔

مسلمانوں میں بھی جاہل اور بدعقیدہ لوگ مزاروں پر لمبے لمبے سبز چوغے پہنے، لمبے بال، ڈھول بجاتے، قوالیاں کرتے، علی علی، ہوحق کے نعرے لگاتے راستے میں بھیک مانگتے جاتے ہیں۔

☆ ہندوؤں کے ہاں برہمن اونچی ذات کے لوگ ہیں جو کمانے کے لیے کام نہیں کرتے بلکہ نچلی تینوں ذاتوں کے لوگ ان کی سیوا کرتے اور ان کے ہاں چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔ مسلمانوں میں بھی بدعقیدہ لوگوں میں پیروں، سیدوں، وغیرہ کے ہاں چڑھاوے چڑھانا کارِ ثواب خیال کیا جاتا ہے۔ اس طرح اس گروہ کو فارغ رہنے اور مانگے تانگے کے چڑھاوے کھانے کی عادت پڑ جاتی ہے۔

☆ ہندوؤں کا خیال ہے کہ ہیجڑے کے منہ سے نکلا ہوا اچھا یا برا کلمہ پورا ہو کر رہتا ہے اور یہ کہ ہیجڑوں کا کام کمانا نہیں، گا بجا کر مانگنا ہے، اور انہیں ناراض کرنا اپنے آپ کو مشکلات میں ڈالنا ہے۔ لہٰذا جب ہیجڑے مانگنے آئیں تو ان کو دینا ضروری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھا جاتا ہے۔یہی خیال جاہل اور بدعقیدہ مسلمانوں میں بھی پایا جاتا ہے۔

☆ سکھ لوگ گوردواروں میں پرسدہ پکا کر تقسیم کرتے ہیں اور یہ پرسدہ لوگوں کی دی ہوئی رقم اور اجناس سے پکایا جاتا ہے۔ بدعقیدہ مسلمانوں کے ہاں بھی گیارھویں شریف، میلاد شریف اور عرس کا کھانا متبرک سمجھا جاتا ہے اور یہ سب مانگ تانگ کر ہی اکٹھا کیا جاتا ہے۔پاکستان میں ہزاروں آستانے اور مزار ہیں جن پر ملنگوں اور چڑھاووں پر گذارہ کرنے والے مجاوروں کی ایک کثیر تعداد ہر وقت موجود رہتی ہے۔

متکبر مال دار:

ایسے مال دار لوگ جو حرص و ہوس کے بھنور میں پھنسے ہوئے ہیں۔ جو دولت کے چکر میں صرف اپنی تجوریاں بھرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو قارون و ہامان بن کر منعمِ حقیقی کو بھول چکے ہیں۔وہ یہ چاہتے ہیں کہ دنیا میں مفلس اور بھکاری طبقہ موجود رہے۔ بھکاری کے ہاتھ پھیلانے پر اس میں چند سکّے ڈالنے سے ان کی ہوسِ ذات کو تسکین ملتی ہے۔اصول یہ بھی ہے کہ ہر چیز اپنی ضِد سے پہچانی جاتی ہے،زر پرستوں کی زر پرستی بھکاریوں اور مفلسوں ہی کے دم سے قائم ہے۔اگر امیر لوگ مفلسوں کا حق محسوس کرتے،ان کی اس خستہ حالی کو دور کرنے کے خواہش مند ہوتے تو اسلامی تعلیمات کے مطابق ان کے لیے باعزت کفالت کی فکر اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تدبیر کرتے۔

لیکن وہ یہ جانتے ہیں کہ ایسا کرنے سے ان کے تعلقات عام آدمی کے ساتھ برابر کی سطح پر آ جائیں گے۔ لہٰذا زر پرست خود ہی در پردہ بھکاریوں کی سرپرستی کرتے ہیں۔

بھکاریوں، مفلسوں، خانہ بدوشوں، مزدوروں کی سب سے زیادہ ہمدردی (زبانی) یہی بارسوخ طبقہ کرتا ہے اور ضرورت پڑنے پر ان کے ووٹ سمیٹ لیتا ہے لیکن جب یہ زردار اقتدار حاصل کر لیتے ہیں تو سب سے پہلے یہ اپنے جیسے لوگوں کے قرضے معاف کراتے، اپنے نام پلاٹ اور فیکٹریاں الاٹ کراتے ہیں۔

چونکہ بھکاری لوگ عقل وخرد اور خوف الٰہی سے عاری ہوتے ہیں لہٰذا امیر طبقہ انہیں تھوڑی سی پلا کھلا کر ان سے کرائے کے قاتلوں اور ڈاکوؤں کا کام بھی لیتا ہے، اور جیوے جیوے فلاں اور فلاں مردہ باد کے نعرے بھی لگوا لیتا ہے۔

تکبر وغرور کے نشے میں مست مال دار لوگ اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتے اور نہ ہی (حق السائل والمحروم) اپنے مال میں سے مفلس اور محروم کا حق ادا کرتے ہیں لیکن جب انہوں نے اپنی شہرت اور دولت اور معاشرے میں کوئی جگہ حاصل لینے کا اظہار کرنا ہو تو وہ دیگیں پکا کھلا کر، لنگر تقسیم کر کے، غریب بستیوں میں کچھ آٹے دال کے تھیلے بانٹ کر غریب پروری کی سند بھی انہی بھکاریوں، خانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدوشوں اور مفلسوں کے بل پر حاصل کرتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات سے ناواقفیت:

دورِ حاضر میں اسلامی تعلیمات سے اکثر لوگ ناواقف ہیں، جنہیں کچھ علم ہے وہ بھی نماز، روزے، حج وزکوۃ کی ادھوری معلومات تک محدود ہے۔

دینی علوم سے واقف لوگ بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہوئے بھیک، محنت اور کسب حلال جیسے اہم موضوعات کو نظر انداز کر دیتے ہیں جس کی وجہ یہ بھی ہے کہ معاشرے کا ہر پہلو اس قدر بگاڑ کا شکار ہے کہ اہلِ دین حضرات تمام پہلوؤں کی طرف اس طرح توجہ دے ہی نہیں پاتے جس طرح توجہ دینے کا حق ہے بہر حال ان کی کوششیں اپنی جگہ پر قابلِ تحسین اور غنیمت ہیں۔

بھکاریوں کو کوئی بھی یہ نہیں سمجھاتا کہ بھیک مانگنا دینِ اسلام کی رُو سے کتنا بڑا گناہ ہے۔ نہ ہی اس کے متعلق مضامین وغیرہ لکھے جاتے ہیں، کبھی کبھی اخبارات ورسائل میں مختصر فیچر آجاتا ہے جس میں اسلامی تعلیمات کے حوالے سے بہت کم بات کی جاتی ہے۔ صرف ان لوگوں کے عیارانہ طریقوں پر ہی زیادہ تر معلومات دی جاتی ہیں۔

اسی طرح اہلِ ثروت حضرات کو یہ علم ہی نہیں کہ دین اہلِ ثروت کو یہ حکم دیتا ہے کہ وہ ضرورت سے زائد مال مفلسوں اور بے روزگاروں کی حالت سدھارنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر خرچ کیا کریں۔

خیرات دینا اچھا عمل ہے:

معاشرے میں اکثر لوگ یہ خیال رکھتے ہیں کہ مانگنے والوں کو دینے سے اللہ خوش ہوتا ہے۔ اس پر اجر ملتا ہے، دعا قبول ہوتی ہے یا کوئی پریشانی دور ہوتی ہے۔ دینی علم کے فقدان کی وجہ سے اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا تصور بہت ادھورا ہے۔ لوگ کسی مصیبت کے پیش آنے پر صدقہ دیتے ہیں، عام حالات میں صدقہ دیتے ہی نہیں۔ ایسے میں بھکاری، اپاہج اور مفلس طبقے کے دائمی مریضوں کو یا گھر میں کام کرنے والے ملازموں کو صدقے کی رقم دے دی جاتی ہے۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے صدقہ کیوں اور کیسے دیں)

بعض لوگ رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث سناتے ہیں کہ سوال کرنے والے کو کچھ نہ کچھ ضرور دینا چاہیے اس لیے وہ ہر بھکاری کو دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب کوئی شخص اپنی ضرورت بیان کرے، مالی ہو یا کسی بھی قسم کی تو اس کی استطاعت ہو تو مدد کرنا چاہیے، پیشہ ور بھکاری مانگنے کے لیے آئیں تو ان کو دینے کا مفہوم اس حدیث سے اخذ کرنا غلط فہمی ہے۔ بلکہ رسول اللہ ﷺ کا اسوہ یہ ہے کہ جب کوئی تندرست مانگنے آئے تو اسے محنت کرنے کی ترغیب دیں اور روزگار فراہم کرنے میں اس کی مدد کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپاہج اور معذور پر ترس کھانا:

بعض لوگ انسانی ہمدردی کے تحت معذوروں اور بیماروں کی مدد کرنا پسند کرتے ہیں۔ انسانی ہمدردی اپنی جگہ ایک اچھی عادت ہے لیکن ان لوگوں کی ہمدردی یہ نہیں کہ وہ روزانہ صبح تا شام مانگتے رہیں اور انسانی ہمدردی کے تحت دینے والے ان کی ہتھیلی پر سکے رکھتے رہیں۔ انسانی ہمدردی تو یہ ہے کہ ان کا دکھ سمجھا اور سنا جائے اور مستقل اس کا حل سوچا جائے، انہیں بار بار مانگنے کی ذلت سے بچا کر باعزت طریقہ تلاش کیا جائے۔

افسوس تو یہ ہے کہ دنیوی معاملات میں ذرا ذرا سی بات میں غور وفکر کرنے والے دینی مسائل کے حوالے سے کہہ دیتے ہیں کہ ''جیسے بھی کرلو، جو بھی کرلو، اللہ قبول کرے گا۔''

پیشہ ور بھکاریوں میں اضافے کا سبب خیرات دینے والے لوگ ہیں۔ اگر ان لوگوں کو کوئی خیرات نہ دے تو یہ لوگ مانگنے کا دھندا چھوڑ دیں۔

فال گیری۔

گداگری میں فال نکالنے والوں کا بھی بہت دخل ہے۔ پاکستان میں فٹ پاتھوں، چوراہوں پر جگہ جگہ یہ لوگ بیٹھے نظر آتے ہیں۔ بعض نے باقاعدہ دفتر کرائے پر لے رکھے ہیں۔ پل بھر میں تقدیر بدل دینا، کرشماتی کڑے، انگوٹھیاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تسبیحیاں بیچنا، گٹ اور تعویذ دینا، لوحِ قرآنی، منکے، کوڈیاں، دیگر مختلف نقشوں کی لوحیں بیچنا ان کا عام وطیرہ ہے۔ ان میں سے طوطے کے ساتھ فال نکالنا، خواب کی تعبیر بتانا، کاروبار، شادی وغیرہ میں کامیابی، بیرونِ ملک ویزا، بیٹھے بٹھائے امیر بن جانا، محبوب آپ کے قدموں میں۔ غرض کئی قسم کے ڈھونگ رچائے جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض بڑی بڑی فیسیں لیتے ہیں لیکن بعض کہتے ہیں۔

☆ ہماری کوئی فیس نہیں بس گیارہویں والے یا فلاں بزرگ کی نیاز میں حصہ ڈال دیں۔

☆ ہر جمعرات کو لنگر پکتا ہے اس میں حصہ ڈال دیں۔

☆ فلاں مزار پر ان چیزوں کا چڑھاوا چڑھائیں، یا وہاں چراغی دے دیں۔ مجاوروں سے ان کی بات طے ہوتی ہے جو کچھ آئے، اتنا میرا اتنا تیرا۔

مزار:

پاکستان میں مزاروں کی بہتات بھی گداگری میں اضافے کا باعث ہے۔ مجاور، ملنگ، بالک، ہر صاحب مزار کے ساتھ منتھی ہیں۔ پھر جتنا بڑا مزار ہوتا ہے اتنے زیادہ بالک یا مجاور ہوتے ہیں۔ علی ہجویری کا دربار، پاک پتن کا دربار، شہباز لعل قلندر، وغیرہ وہ مزار ہیں جن کے بالک اور مجاور ہزاروں کی تعداد میں ہیں، ان میں سے بعض مزار پر ہی رہتے ہیں اور اکثر پورے ملک میں جگہ جگہ اس صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزار کے نام پر اڈے بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ عرس کے دنوں میں ان کے مانگنے میں تیزی آجاتی ہے۔ جو بھی مزار پر سلام کرنے آئے وہ ان مجاوروں کو کچھ نہ کچھ دینا ضروری سمجھتا ہے۔

یہ مجاور، بالک وغیرہ ظاہری طور پر بھی گندے مندے ہوتے ہیں، ہر قسم کا نشہ کرنا، جسم فروشی، پیر بننے کا ڈھونگ رچانا، سب انہیں سکھایا جاتا ہے۔ یہ لوگ نوجوان لڑکیوں کو اغوا کر کے ان سے بھی دھندا کرواتے ہیں۔

غور کیا جائے تو ان ذلیل لوگوں کا وجود بھی بھیک دینے والوں کی وجہ سے ہے ورنہ یہ لوگ کب کے ختم ہو چکے ہوتے۔ افسوس تو یہ کہ عقائد کی گمراہی اتنی زیادہ ہے کہ ان پیروں کو ہی مختارِ کل سمجھا جاتا ہے، اور ان کے مجاوروں کو دینا آفات دور ہونے کا باعث گردانا جاتا ہے۔ اور اس کی وجہ بھی وہی ہے قرآن و حدیث کی خالص تعلیم سے دوری۔

حکومت کی بے توجہی:

حکومت گداگروں کے لیے کوئی بھی مؤثر قدم نہیں اٹھاتی۔ نہ ہی ان کی حالت سدھارنے کے لیے اس کے بجٹ میں ان کا کوئی حصہ ہوتا ہے۔ پولیس اور حکومتی وسیاسی لوگوں کو یہ علم ہوتا ہے کہ گداگروں کے گروہ کیسے اور کہاں کہاں منظم ہو کر کام کر رہے ہیں۔ پولیس ان سب سے بھتہ وصول کر کے ان کے جرائم سے چشم پوشی کر لیتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستان میں گداگری

پاکستان میں گداگری کی لعنت عام ہے۔ صبح آنکھ کھلتے ہی کانوں میں کسی بھکاری کی آواز پڑتی ہے، پھر سارا دن یہی سلسلہ چلتا رہتا ہے، کبھی بڑے مہذب انداز سے دروازے کی گھنٹی بجتی ہے، لگتا ہے کوئی اپنا آیا ہے، پوچھنے پر مودب انداز سے السلام علیکم باجی اور اس کے بعد یتیم خانے، مہاجر خانے، پولیو زدہ بچوں کی امداد، یا خانۂ خدا کے لیے کچھ مدد کرنے کی پرزور سفارش آتی ہے۔ کبھی کبھی ڈائری اور قلم اندر بڑھا دیا جاتا ہے۔ باجی یہاں سائن کر دیں۔ سائن کی جگہ کے ساتھ تین سو روپے کسی مردے کے کفن یا کسی فرضی اپاہج کے لیے تین ہزار روپے وہیل چیئر کے لیے لکھے ہوتے ہیں۔ کبھی پتا چلتا ہے کہ کوئی گونگے صاحب باہر کھڑے گھنٹی بجا رہے ہیں۔ کبھی ہاتھ میں کسی کا لکھا ہوا کارڈ بڑھا دیا جاتا ہے۔ بہت مجبور ہوں، بیمار ہوں، جوان بچیاں ہیں۔ مدد کریں۔ ابھی ان صاحب کو بمشکل بھیجا کہ پتا چلا لو ایک بچہ دروازے پر کھڑا لوحِ قرآنی کے کارڈ دے کر کچھ مدد کرنے کی ضد کر رہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

ہر گلی کے کونے میں، ہر چوراہے پر، ہر اڈے پر، چند ایک نہیں سینکڑوں کی تعداد میں طرح طرح کے بھکاری نظر آئیں گے۔

گداگری ایک فن:

گداگری باقاعدہ ایک فن اور پیشہ بن چکا ہے، جس کے لیے بڑی عیاری اور شاطر انداز سے ایکٹنگ کرنا پڑتی ہے۔ محمد یامین صدیقی اپنے ایک فیچر میں لکھتے ہیں: شاہراہ فیصل پر ایک برقع پوش خاتون دس برس کے بچے کے ہمراہ گاڑیوں کے شیشے پر دستک دے کر مانگ رہی تھی۔ میرے استفسار کے جواب میں اس نے کہا، میرا شوہر حادثے میں ہلاک ہوگیا، چار بیٹیاں ایک بیٹا ہے، رشتہ دار سب عیال دار ہیں۔ تقریباً ایک سال میں گھروں میں کام کرتی رہی، پھر مانگنے کی طرف آ گئی، خاصی آمدنی ہو جاتی ہے۔ (نوائے وقت سنڈے میگزین، ۳۰ ستمبر ۲۰۰۷)

ایک نوجوان لڑکی نے بتایا کہ وہ گھر میں اکیلی ہوتی تھی، ایک بار پڑوس کی عورت اصرار کر کے بھیک مانگنے کے لیے ساتھ لے گئی، مجھے اس دن ۳۰۰ ملے، شوہر تھوڑا سا شور شرابہ کرنے کے بعد مان گیا۔ خاصی آمدنی ہو جاتی ہے، پہلے گھر کرائے پر تھا، اب ہم نے اپنا بنا لیا ہے۔ (ایم حسین، نوائے وقت)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے ایک عزیز نے بتایا کہ حج کے موقع پر ایک باریش بزرگ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے، آپ پاکستان سے آئے ہیں؟ میں نے بزرگ سمجھ کر خوش دلی سے ان کا استقبال کیا۔ بزرگ نے بتایا کہ طواف کے دوران ان کی جیب کٹ گئی ہے۔ کراچی گلبرگ کے رہائشی ہیں اور وسیع کاروبار ہے۔ موجود لوگوں نے ان کی مدد کی۔ یہ واقعہ ہم نے اپنے ایک بھائی کو بتایا تو انہوں نے کہا کہ یہ صاحب اسی طرح ہر حاجی سے رقم اینٹھ لیتے ہیں اور گزشتہ کئی سالوں سے حرم میں رہ رہے ہیں۔ (محمد یاسمین صدیقی نوائے وقت، ۳۰ ستمبر ۲۰۰۷ء)

ہاکی سٹیڈیم ڈیفنس کے باہر تین نوعمر لڑکے کندھوں پر رنگ برنگ کپڑوں کی جھولیاں پھیلائے مانگ رہے تھے۔ ہم نے بچوں سے کہا تم بھیک کیوں مانگتے ہو کوئی کام کرو۔ تو انہوں نے بتایا کہ ہمارے ماں باپ اور قبیلے والے بھی یہی کام کرتے ہیں، اور ہم بھی بچپن ہی سے بھیک مانگ رہے ہیں۔ ہمیں کوئی اور کام نہیں آتا۔ پھر بچوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کو دیکھا اور وہاں سے کھسک گئے۔ اتنے میں دو ہیجڑے چمک دار لباس میں ملبوس، بھاری بھر کم جیولری پہنے، گہرا میک اپ تھوپے، تالیاں بجاتے، مٹک مٹک کر بھیک مانگتے نظر آئے۔ ایک ہیجڑے سے چند نوجوان ٹھٹھہ کرنے لگے جس کے جواب میں ہیجڑا ان سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھل مل گیا۔ نوجوانوں اور ہیجڑے کے درمیان مکالمہ شروع ہو گیا۔ ایک نوجوان نے ہیجڑے سے اس کا نام پوچھا تو اس نے ایک ادا سے اتراتے ہوئے کہا میرا نام صائمہ ہے۔ اس کے بعد جو مکالمہ شروع ہوا تو وہ لکھنے کے قابل نہیں۔ ۱۵ سے ۲۰ منٹ کی اس چھیڑ چھاڑ کے عوض صائمہ ہیجڑے نے نوجوانوں سے ۱۰۰ روپے کا نوٹ وصول کیا۔ دوسرے ہیجڑے نے ہمیں بتایا کہ میرا نام ریما ہے اور ہم دونوں آپس میں گہری سہیلیاں ہیں اور ایک ہی جگہ رہائش پذیر ہیں۔ ہمارے ساتھ گورو (استاد) اور ۴ دیگر سہیلیاں (ہیجڑے) رہائش پذیر ہیں۔ ہم لوگ رات گئے تک بھیک مانگتے ہیں۔ اکثر نوجوانوں کی ٹولیاں ہمارے ساتھ دل لگی کرتی ہیں اور اس کے عوض ہمیں ۵۰۰ روپے سے ۱۵۰۰ روپے تک کمائی ہو جاتی ہے۔ ہم میں سے اکثر بال بچے دار ہیں اور اپنی کمائی کا بیشتر حصہ اپنے اہل خانہ کو اپنے اپنے آبائی گاؤں بھیجتے ہیں۔ یہ آسان ترین آمدنی کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہ بھی کمائی کا ایک انداز ہے۔ (نوائے وقت ۳۰ ستمبر ۲۰۰۷)

محمد علی سوسائٹی کے اسٹاپ پر بس رکی تو ایک نوجوان بس میں سوار ہوا، اس نے سب سے پہلے بس میں سوار مسافروں اور ڈرائیوروں کے لیے ہزار قسم کی دعائیں دیں اس کے بعد بولا میرے پاس بیت اللہ کے کارڈ ہیں ایک کارڈ کی قیمت ۵

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روپے ہے۔ میں بھیک نہیں مانگ رہا۔ کارڈ آپ کی ہر پریشانی دور کرے گا اور تکلیف میں کام آئے گا۔ ایک دو آدمیوں نے اس سے کارڈ لیا اور نوجوان رونے لگا اور بولا کہ میرے والد کا انتقال ہو گیا۔ میری والدہ کو کینسر ہے جس کی ہر روز دوائی پر ۵۰۰ روپے خرچ ہوتے ہیں، آپ لوگ میری مدد کریں۔ اللہ آپ کو بہت دے گا۔ اس کے رونے کو دیکھ کر کچھ لوگوں کو ترس آیا اور انہوں نے ۲۰، ۲۵ روپے اس نوجوان کو مزید دے دیئے۔ یہ ڈرامہ ۵ منٹ تک چلا اور وہ نوجوان میرے ساتھ آ کر بیٹھ گیا اور بس کے کنڈ یکٹر سے خوش گپیوں میں مصروف ہو گیا۔ میں ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا۔ نوجوان نے کنڈ یکٹر سے کہا کہ کیا رکھا ہے اس کنڈ یکٹری میں، مجھے دیکھو اپنا کاروبار کر رہا ہوں۔ روزانہ دو تین گھنٹے آتا ہوں اور پانچ چھ سو روپے کما لیتا ہوں۔ پہلے پورا دن کنڈ یکٹری کے بعد ۲۵۰ روپے ملتے تھے۔ کنڈ یکٹر نے کہا میں حرام نہیں کمانا چاہتا۔ پورا دن محنت کرتا ہوں جو بھی پیسہ ملتا ہے، اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کنڈ یکٹر کی اس بات پر وہ نوجوان زوردار قہقہے کے ساتھ ہنسا اور اس کو بے وقوف کہہ کر پی اے ایف کے اسٹاپ پر اتر گیا۔ میں نے اس کے بعد کنڈ یکٹر سے اس نوجوان کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ یہ پہلے ہماری ایک بس پر کنڈ یکٹر تھا مگر گزشتہ کچھ عرصے سے یہ بھیک مانگنے لگ گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب تو اس نے بھیک مانگنے کو کاروبار کا نام دے دیا ہے۔(نوائے وقت از ایم حسین)

دورِ حاضر میں لوگ محتاجی کی وجہ سے نہیں مانگتے بلکہ باقاعدہ ایک پیشے اور فن کے طور پر اسے اختیار کرتے ہیں۔ ہر شہر میں بھکاریوں کے تربیتی اڈے ہیں جہاں کم عمر بچوں سے لے کر ادھیڑ عمر تک کے افراد کو بھیک مانگنے کے گر سکھائے جاتے ہیں۔

کراچی میں ایسے مراکز کورنگی، سوکوارٹرز، برمی کالونی، لانڈھی، مچھر کالونی، اورنگی ٹاؤن، نصرت بھٹو کالونی، نارتھ ناظم، سہراب گوٹھ اور چکرا گوٹھ وغیرہ شامل ہیں۔

(نوائے وقت، سنڈے میگزین ۲۱ مئی ۲۰۰۶، بھیک مانگنا بھی ایک آرٹ ہے از ایم حسین)

☆ تربیت میں یہ بتایا جاتا ہے کہ معذور بننے کی ایکٹنگ کیسے کی جاتی ہے، ہاتھ پاؤں کی انگلیاں ٹیڑھی میڑھی کرنے، ٹانگوں، پاؤں اور بازوؤں کو موڑ کر دیر تک انہیں ایک ہی حالت میں رکھنے کی مشق کرائی جاتی ہے۔

☆ کیمیکلز لگا کر جسم کی جلد کو بدصورت اور قابلِ رحم شکل دینے کا گر بھی سکھایا جاتا ہے۔

☆ ہاتھوں اور ٹانگوں پر پلاسٹک چڑھا کر معذوری کا ڈھونگ رچایا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ جسم پر ایسے مسالے لگائے جاتے ہیں جنہیں دیکھ کر لوگ یہ سمجھیں کہ زخم بہت گہرا ہے۔

☆ ہاتھوں اور پیروں پر گداگر ایسے انجکشن بھی لگاتے ہیں جس سے وہ اس قدر پھول جاتے ہیں کہ دیکھ کر ہی دل کانپ جاتا ہے۔

☆ ماں کے بیمار ہونے ...... بہت سے بچیوں کا باپ ہونے ...... زلزلہ، سیلاب وغیرہ میں گھر اور خاندان کی تباہی ...... باپ کی اچانک موت اور چھوٹے چھوٹے بہن ...... بھائیوں کی پرورش ...... کئی روز سے بھوکا ہونے کا فن بھی سکھایا جاتا ہے۔

☆ بھکاریوں کو یہ بھی سکھایا جاتا ہے کہ کن اوقات میں لوگ بھیک دل کھول کر دینے کے مُوڈ میں ہوتے ہیں۔ رمضان میں، عیدالفطر پر، محرم کے مہینے میں، شب برات، شبِ معراج، ہر جمعہ اور جمعرات اور سوموار کے دن کی اہمیت جتا کر خیرات طلب کی جاتی ہے۔

☆ شادیوں اور دیگر تقریبات، سالگرہ وغیرہ پر بھی لوگ دل کھول کر خیرات دیتے ہیں۔

☆ بناوٹی پیر بننے کا، حسبِ موقع جلال میں (غصے میں) آنے کا ...... یا چپ رہنے کا ...... خوش ہو کر دعا دینے کا ...... ہُو حق، حق اللہ، یا علی، یا داتا، یا پیر دستگیر، یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسین، وغیرہ قسم کے نعرے کب اور کیسے لگائے جائیں کہ لوگ پہنچا ہوا بزرگ سمجھ کر نذرانہ پیش کرنے اور خدمت کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔ یہ گر بھی سکھایا جاتا ہے۔

☆ بھکاریوں کو یہ بھی سکھایا جاتا ہے کہ کن جگہوں پر لوگ بھیک زیادہ دیتے ہیں۔ مثلاً مسجدوں کے دروازوں پر، ہسپتالوں کے دروازوں پر کیونکہ اکثر مصیبت زدہ اور بیماری سے ہارے ہوئے لوگ صدقہ خیرات دیتے ہیں۔

☆ جب کوئی شخص بیوی بچوں کے ساتھ سفر پر جا رہا ہو تو اس سے امید ہوتی ہے کہ کچھ خیرات مل جائے گی۔

☆ بھکاریوں کو یہ بھی سکھایا جاتا ہے کہ وہ کن لوگوں سے اور کب کس کے نام پر مانگیں۔ مسجد کے سامنے اللہ کے نام پر، مزار کے سامنے پیروں فقیر کے نام پر، محرم میں امام حسین اور پنج تن پاک کے نام پر، میلاد کے مہینے میں آقا و مولا محمد مصطفیٰ کے نام پر مانگا جاتا ہے۔

☆ ڈھول پیٹنے والوں، بینڈ باجے والوں، بھنگڑا ڈالنے والوں، نعتیں اور مرثیے گانے والوں کو ویلیں دی جاتی ہیں، یہ ویلیں بھی بھیک ہی کی ایک شکل ہیں، ویل وصول کرنے کے بعد یہ لوگ اس طرح کے بول بولتے ہیں، ایہہ پنجاں تے باراں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے نام دی ویل، اور یہ فلاں فلاں کے نام کی ویل۔

☆ افسوس تو یہ کہ تعلیمی اداروں میں ٹیبلو میں بچے بھکاریوں کے لباس میں دکھائے جاتے ہیں اور کامیاب ایکٹنگ پر انہیں انعام سے بھی نوازا جاتا ہے۔

نوائے وقت کی ایک تصویری خبر ملاحظہ ہو:

علامہ اقبال ٹاؤن میڈیکل کالج کی ایک تقریب میں طلبہ ہیجڑوں کے لباس میں، وزیرِ اعلیٰ انہیں ویلیں دے رہے ہیں۔ (۲۴ ستمبر ۲۰۰۶)

گداگری ایک منظّم پیشہ:

گداگروں کے ہر شہر میں منظّم گروہ ہیں، جنہوں نے اپنے اپنے علاقے تقسیم کر رکھے ہیں۔ کسی گداگر کو یہ اجازت نہیں ہوتی کہ وہ دوسرے گداگر کے علاقے میں داخل ہو۔

معذور گداگروں کو اور کسی مزار یا پیر کے نام پر چھوڑے گئے چوہوں اور ملنگوں کو گداگر ٹھیکے پر خرید لیتے ہیں۔ گداگر مافیا کا ایک منظّم گروہ پنجاب اور اندرونِ سندھ کے مختلف علاقوں سے بچوں اور معذوروں کو ٹھیکے پر لا کر ان سے بھیک منگواتا ہے۔

خانہ بدوش لوگ بھی گداگری میں بڑے طاق ہوتے ہیں۔ ان کی عورتیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوڑیاں بیچتی اور بکریوں کے ریوڑ چراتی ہیں لیکن در پردہ وہ جسم فروشی کا کام بھی کرتی ہیں۔ان کے مرد بندر، سانپ، ریچھ، بکرے، کتے وغیرہ کے کرتب دکھا کر اور ہاتھ کی صفائی اور بازی گری کے ذریعے مانگتے ہیں۔

☆ معذور گداگروں کے مالک یا نگران ان کو منہ اندھیرے لا کر چوراہوں، بازاروں، مسجدوں، مزاروں اور ہسپتالوں کے سامنے لا کر بٹھا دیتے ہیں۔ان کے مالک ادھر ادھر رہ کر نگرانی کرتے رہتے ہیں، رات گئے انہیں اٹھا کر اپنے اڈے پر لے جاتے ہیں، یا موقع پا کر ان کی مانگی ہوئی بھیک لے جاتے ہیں اور اس کا حصہ لگاتے ہیں۔

بھیک میں مانگنے والے کو صرف کھانے کپڑے یا کسی ضرورت کی چیز دے کر ٹرخا دیا جاتا ہے، مالک اپنی جیبیں خوب بھرتا ہے، گداگروں کی تنظیم کے سرغنہ کا حصہ بھی لگایا جاتا ہے۔

لاہور شہر میں بعض ہوٹلوں کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ بھکاریوں کو جتنا بھی پکا پکایا کھانا ملتا ہے یا وہ مختلف مزاروں سے اکٹھا کرتے ہیں اسے ان ہوٹلوں کے مالکان کے ہاتھ بہت معمولی قیمت پر بیچ دیتے ہیں۔ یہ ہوٹل ان کھانوں کو مزدوروں کو کم قیمت پر دے دیتے ہیں، اس طرح جو مزدور اعلیٰ کھانے کی قیمت ادا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کر سکتے، وہ کم قیمت پر رنگا رنگ کھانے کھانے کا شوق پورا کر لیتے ہیں۔

گداگری کے مختلف طریقے:

☆ منہ سے کچھ کہے بغیر ہاتھ پھیلانا

☆ عورتوں کا برقعے اوڑھ کر مانگنا

☆ لنگڑے، لولے، اندھے، زخمی بن کر مانگنا

☆ اپنے آپ کو کئی بچیوں کا باپ کہہ کر مانگنا

☆ دوا کی پرچیاں اور ایکسرے دکھا کر علاج کے لیے مانگنا

☆ شاہ دولہ کے چوہے بن کر مانگنا

☆ مختلف مزاروں کے مجاور بن کر مانگنا

☆ کسی مزار کے سامنے بیٹھ کر مانگنا

☆ ہیجڑوں کا تالیاں بجا بجا کر مانگنا

☆ سیف الملوک، ہیر رانجھا وغیرہ گا کر مانگنا

☆ سانپ، بندر، ریچھ، بکرے وغیرہ کا تماشا دکھا کر مانگنا

☆ عرس لگانے کے لیے مانگنا

☆ محفل میلاد، محفل سماع، محفل قرأت کے لیے مانگنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ☆ گڑوی بجا کراور ناچ دکھا کر مانگنا
- ☆ یتیم بچوں، مہاجروں، آفت زدہ لوگوں کے لیے مانگنا
- ☆ کسی دینی ادارے کا بناوٹی سفیر بن کر مانگنا
- ☆ حج اور عمرہ پر جانے کے لیے مانگنا
- ☆ معذور بچوں کو کرائے پر لے کر مانگنا
- ☆ بچیوں کی شادی کرنے کے لیے مانگنا
- ☆ کپڑے یا ڈسٹر سے راہ چلتی گاڑیوں کے شیشے صاف کر کے مانگنا
- ☆ چھوٹی چھوٹی چیزیں کسی کو زبردستی دے کر مانگنا

حکومت کا فرض:

نوائے وقت کی فیچر رپورٹ کے مطابق کراچی میں ہر سال پانچ سو سے لے کر ایک ہزار تک سالانہ گداگروں کا اضافہ ہوتا ہے۔(۲۱ مئی، ۲۰۰۶ سنڈے میگزین)

حکومت دراصل ایک ایسا برتر ادارہ ہوتا ہے جسے یہ اختیار بھی حاصل ہوتا ہے کہ وہ سزا کے ذریعے قانون کا نفاذ کرے۔حکومت عوام کی جان و مال، آبرو کی محافظ بھی ہوتی ہے اور ان کی سرپرست و نگران بھی، لہٰذا یہ اس کا بنیادی فریضہ ہے کہ عوام کی فلاح و بہبود اور کفالت کے ٹھوس ذرائع کو عام کرے۔گداگری کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسداد کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کی ضرورت ہے۔

☆ گلیوں، چوراہوں اور دروازوں وغیرہ پر جا کر مانگنے والوں پر پابندی عائد کی جائے اور جو مانگتے ہوئے نظر آئے اسے سرعام جسمانی سزا دی جائے۔ دیکھا گیا ہے کہ مالی سزا یا قید سے جرم ختم نہیں ہوتا لیکن فوری جسمانی سزا سے خاصا فرق پڑ جاتا ہے۔

☆ ہر بے روزگار کو روزگار مہیا کیا جائے، خواتین کی ملازمت کی حوصلہ شکنی کی جائے اور ان کی جگہ بے روزگار مردوں کو لایا جائے تاکہ وہ اپنے کنبے کی شریفانہ کفالت کر سکیں۔

☆ گداگروں کی تنظیموں پر بھی پابندی عائد کی جائے۔

☆ مزاروں پر بیٹھے ہوئے مجاوروں کو ہٹایا جائے۔ اور انہیں کما کر کھانے پر ابھارا جائے۔

☆ مزاروں پر عرس اور میلے کا سلسلہ ختم کیا جائے کہ یہ شرک بھی ہے اور جرائم کے پھلنے پھولنے کا سب سے بڑے مراکز بھی۔

☆ زکوٰۃ کا نظام منظم کیا جائے اور بے روزگاروں کو روزگار مہیا کرنے اور معذوروں کی مدد کے لیے زکوٰۃ کو دیانت داری سے صرف کیا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ امرا کو یہ ترغیب دی جائے کہ وہ سادہ طرزِ رہائش، سادہ کھانا اور سادہ لباس کو رواج دیں ورنہ معاشرے میں ناہمواری موجود رہے گی اور بھیک مانگنے یا دیگر ناجائز ذرائع سے دولت جمع کرنے کے مختلف ہتھکنڈے جاری رہیں گے۔

۱۹۷۹ء میں پاکستان میں صرف ایک بار جنرل ضیاء الحق کے دور میں گداگری کے انسداد کی طرف توجہ دی گئی تھی۔ جسے گداگری ایکٹ ۱۹۷۹ کہا جاتا ہے۔ اس کے تحت پولیس گداگروں کو گرفتار کرسکتی ہے، اور قانونی کارروائی کے بعد مجسٹریٹ صاحبان انہیں عزت سے زندگی گزارنے کے لیے فلاحی اداروں میں بھیج سکتے ہیں۔ (روزنامہ جسارت کراچی، یکم جنوری ۱۹۹۲)

افسوس تو یہ کہ دیگر تمام قوانین کی طرح یہ ایکٹ بھی صرف قانون میں لکھا ہوا موجود ہے، اس پر عمل درآمد کی ضرورت ہی نہیں سمجھی جاتی۔ چوراہوں پر جہاں دس بارہ پولیس مین کھڑے ہوتے ہیں وہیں بیسیوں بھکاری جگہ جگہ کھڑے ہر گاڑی والے، راہگیر اور مسافر سے مانگ رہے ہوتے ہیں۔

عوام کا فرض:

جو شخص مانگے اسے ہرگز نہ دیں بلکہ اسے محنت کرکے کمانے کی ترغیب دیں۔
گداگروں کا اضافہ اس لیے ہو رہا ہے کہ انہیں اچھی خاصی آمدنی ہو جاتی ہے، اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی خیرات نہ دے تو وہ خود مایوس ہوکر اس پیشے کو چھوڑ دیں گے۔

رسول اللہ ﷺ کے اسوہ کے مطابق ہر تندرست مانگنے والے کو یہ سمجھایا جائے کہ سوال کرنا ذلت ہے اور بغیر ضرورت مانگ کر مال بڑھانا جہنم کے انگارے مول لینا ہے۔

دوسروں کی مدد کرنے اور مستحق تک اپنی زکوٰۃ و صدقات پہنچانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اپنے آس پاس کے لوگوں کی آمدنی اور اخراجات کا اندازہ لگایا جائے، مناسب طریقے سے ان کے کسی واقفِ حال سے یا خود متعلقہ شخص سے بات کر کے اور جب یہ محسوس ہو کہ دورِ حاضر کی مہنگائی کے مطابق اس شخص کا گزارہ اس آمدنی میں نہیں ہوسکتا تو پھر اس کی مدد کا کوئی معقول طریقہ سوچا جائے۔

صرف حقیقی ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنے پر ہی اجر ملتا ہے لہٰذا کوشش کرنا چاہیے کہ مستحق تک ہی ہمارا مال پہنچے گو لاعلمی میں اگر غیر مستحق کو بھی پہنچ جائے تو اجر اس پر بھی ملے گا۔ ان شاء اللہ!

کسی بے سہارا کو اس کا سہارا مہیا کرنا افضل ہے لیکن بغیر ضرورت مانگنے والوں کو دینا گناہ کے کام میں ان کی مدد کرنا ہے جب کہ ارشادِ ربانی ہے:

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بھلائی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد مت کرو۔" (المائدہ: ۱)

مانگنے والوں کو محنت کی ترغیب دینا یا ان کے مناسب روزگار کا حل تلاش کرنا نیکی اور تقویٰ میں تعاون ہے، اور پیشہ ور مانگنے والے یا بغیر استحقاق مانگنے والوں کو دینا گناہ کے کام میں تعاون کرنا ہے۔

علماء کا فرض:

علماء پر قوم کی دینی راہنمائی کا فریضہ ہوتا ہے۔ انہیں چاہیے کہ وہ اپنے خطبات میں ہر قسم کے موضوعات عوام تک پہنچائیں۔ دیکھا گیا ہے کہ جید علماء ثقیل علمی موضوعات کو خطبات کا موضوع بناتے ہیں، عام علما صرف اپنے مسلک سے متعلقہ مسائل پر بات کرتے ہیں جب کہ سیاسی حالات سے دلچسپی رکھنے والے ملکی معاملات پر ہی زیادہ تر خطبہ دیتے ہیں۔ علماء کا فرض ہے کہ وہ معاشرے کی ہر طرح کی اصلاح کے لیے آواز اٹھائیں اور لوگوں کو اسلامی تعلیمات سے رُوشناس کرائیں۔

نیز نہی عن المنکر کا فریضہ بھی علماء ہی کو ادا کرنا ہے، عوام تو ویسے ہی یہ خیال کر بیٹھے ہیں کہ وہ صرف دنیا میں وقت گزارنے یا مزے اڑانے کے لیے آئے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی معاشرت
کے اہم انفرادی پہلو

☆ انسان کا مقصد حیات اللہ کی عبادت واطاعت ہے۔لہذا ہر لمحے اس کی عبادت واطاعت کے تقاضے......اطاعت رسول ﷺ کی حدود میں رہ کر کرنا۔

☆ خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت اور محبت کو ہر شعبہ زندگی میں ملحوظ رکھنا۔

☆ اولاد کو اللہ کی خاص نعمت سمجھ کر......اسلامی اقدار وآداب کے تحت اس کی پرورش کرنا۔

☆ بلوغ کی عمر کو پہنچتے ہی فوراً نکاح کا اہتمام کرنا۔

☆ انتخاب زوج کی تلاش میں تقویٰ کو ترجیح دینا۔

☆ طویل منگنی کی بجائے نکاح اور رخصتی کرنا۔

☆ اشیائے ضرورت میں نبوی معیار کو نمونہ بنانا......زائد ملے تو اللہ تعالیٰ کی حدود میں رہ کر خرچ کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے حکم استیذان پر عمل کرنا۔

☆ ستر وحجاب......اور غض بصر کی پابندی کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ حقوق لینے کی بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرنے میں کوشاں رہنا۔

☆ مرد کا منصب قوام کے تقاضے ......کفالت بہ کسب حلال ......حفاظت اوامر ونواہی ......اور امارت وخلافت کا علم حاصل کرنا...... اور ممکنہ حد تک اسے بروئے کار لانا......

☆ خواتین کا احترام اور وقار برقرار رکھنا۔

☆ عورت کا گھر میں ٹک کر اطاعت قوام (شریعت کی حدود میں رہ کر) کرنا اور نگرانی اطفال کی ذمہ داریاں نبھانا۔

☆ دنیا کی دیگر اقوام کی مسرفانہ زندگی اور تعیش کے بجائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرز حیات کی پیروی کرنا۔

☆ رفاہ دنیا کے بجائے فلاح آخرت میں ڈوبے رہنا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

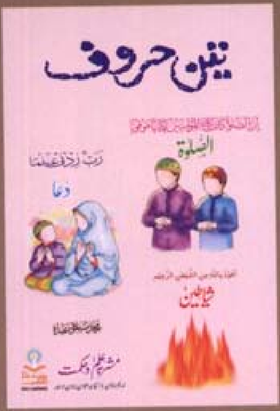

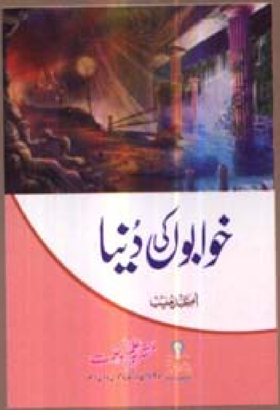

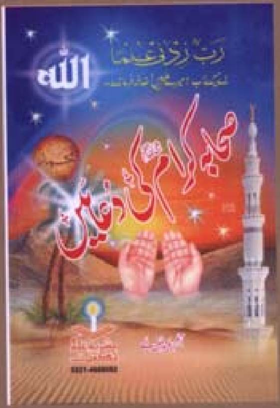

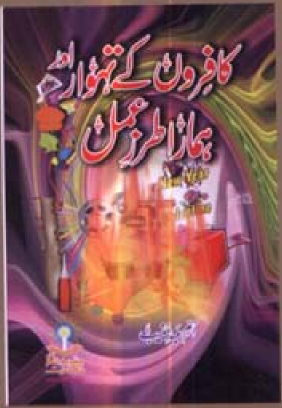

مشربہ علم وحکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور
0321-4609092

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ